حضرت محمد ﷺ: ہر دور میں رہبرِ انسانیت

ڈاکٹر نگہت اکرم

Abstract:

In the world, from very beginning, humans are in search of reality of life and in this effort Islam as a strong religion provide a clear map of life. It is the time to revive the spirit of Islam which stands for world peace and security .Prophet of Islam Muhammad (peace be upon him) is the greatest person in history of mankind who remains the greatest reformer, he was the greatest humanitarians that ever walk on earth. Words and actions of Muhammad ﷺ are the only model for us today, the only solution of all social, economic, Psychological, political ,individual, and administrative problems, Muhammad ﷺ saved the oppressed humanity, whose motto was justice, and equality, who advocate simplicity and honesty. He did all the possible to raise the status of women, for removal of social inequality, for rights of children, for strengthen the law; he was the first and foremost man who brought a permanent peace between all the conflicting religions. The world today is in dire need of Prophet`s teaching to solve its complex problems and there is no need of any other teacher.

Key Words:
Prophet, Mankind, Peace, justice, Reformer

*۔اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامک اسٹڈیز، فیکلٹی آف مینیجمنٹ اینڈ سوشل سائنسز، آزاد کشمیر

اس کرہ ارض پر ابتدائے حیات سے ہی انسان فطرت، نظمِ تخلیق اور زندگی کے مقصدِ اصلی کو سمجھنے کیلئے کوشاں رہا ہے۔ حقیقت کی اسی تلاش میں جو صدیوں اور تہذیبوں پر محیط ہے، ایک منظم مذہب نے انسانی زندگی کی بامعنی تشکیل کی کوشش کی اور تاریخ کا رخ متعین کیا۔ اس مذہب نے پیغمبر محمد ﷺ کی صورت میں تمام انسانیت کو قیامت تک کیلئے ایک رہبر و رہنما فراہم کر دیا، جسکی تعلیمات قیامت تک کیلئے مشعل راہ اور زندگی کے ہر گوشے پر محیط ہیں۔ اخلاقیات ہو، خانگی معاملات ہوں یا سماجی معاملات۔ وہ سیاست ہو، معشیت ہو، نفسیات یا قانون یا پھر موجودہ دور میں منظرِ عام پر آنے والی، انسانی حقوق، خواتین کے حقوق، بچوں کے حقوق یا مذہبی حقوق کی تحریکیں، ان تمام موضوعات پر نبی اکرم ﷺ کی صورت میں ہمیں ایک عظیم رہنما اور استاد میسر ہے، جنکی تعلیمات ابد تک انسانیت کے تمام مسائل کا حل اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہیں جن سنہری تعلیمات کی موجودگی میں کسی دوسرے رہنما کی ضرورت باقی رہتی ہے نہ کسی نئے ادب کی، کیونکہ تعلیماتِ نبوی کا دائرہ کار انسانی زندگی کے تمام موضوعات پر محیط ہے۔ اس مقالہ میں سابق الذکر تمام پہلوؤں پر نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کا مفصل تحقیقی جائزہ لینے کی سعی کی گئی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی سیرت یعنی سوانح حیات و تعلیمات کا مطالعہ اب بھی کیوں ضروری ہے جبکہ آپ ﷺ کو اس دنیا سے پردہ فرمائے صدیاں گزر گئیں، اب علوم وفنون میں بیشمار ترقی ہو چکی، اور ترقی یافتہ قوموں نے کمال عروج حاصل کر لیا، یہ بھی حقیقت ہے کہ اس دنیا میں بڑے لوگوں کی کمی نہیں رہی، لیکن اگر ہم سکندر اعظم اور نپولین کو لیں تو انکی زندگی صرف ایک سپہ سالار کیلئے مفید ہو سکتی ہے، گوتم بدھ کی زندگی ریاضت و عبادت اور روحانیت میں خصوصی دلچسپی رکھنے والوں کیلئے اہم ہو سکتی ہے، اسی طرح افلاطون وارسطو حکمت و فلاسفی کے میدان میں جبکہ شکسپیئر وہومر شاعری و قصہ گوئی میں لوگوں کے لئے پیروی کا سبب بنے، زندگی کے دیگر شعبوں سے ان لوگوں کا کوئی تعلق واسطہ نہیں، یعنی ہر بڑی شخصیت کا ایک مخصوص ڈیپارٹمنٹ رہا ہے، جس میں وہ ایکسپرٹ ہوا اور شہرت کی بلندی تک بھی پہنچا اور آنے والی نسلوں کیلئے راہنما بھی ہوا، لیکن نبی اکرم ﷺ کی سیرت ایک ابدی معلم ورہبر کی حیثیت رکھتی ہے۔ جو زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط ہے

تاریخ انسانیت میں حضرت محمد ﷺ کی ذات مبارک ہی ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں رہبر و رہنما قرار دی جاسکتی ہے۔ پیغمبر اسلام کی زندگی کا مقصد تعلیمِ انسانیت ہے۔ خود نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں اسلئے بھیجا گیا ہوں تاکہ انسانیت کی تکمیل کروں۔

آپ ﷺ نے یہ نہیں کہا کہ وہ کسی مخصوص مضمون کے استاد یا کسی خاص گروہ کے رہنما ہیں بلکہ انھوں نے خود کو زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد کا رہنما اور رہتی دنیا تک انسانیت کیلئے رہبر قرار دیا آپ ﷺ کی آفاقی قیادت کیلئے قرآن پاک میں فرمان ہے۔

یا ایھاالذین َامنوا استجیبوا اللہ ِو للرسولِ اذا دعا کم لما یحییکم۔(۱)

ترجمہ: اے ایمان والو، اللہ اور اسکے رسول کی پکار پر لبیک کہو، جبکہ رسول تمھیں اس چیز کی طرف بلا رہا ہے جو تم کو زندگی دینے والی ہے۔

لقد کان َ لکم فی رسول اللہِ اسوۃ حسنۃ۔ (۲)

ترجمہ: بے شک تمھارے لئے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین رہنمائی ہے۔

قل یآایھاالنّاس انّی رسوال اللہِ الیکم جمیعا الّذی لہ ملک السّمٰوٰات ِ و الارضِ لا الہ الاّ ھویحیی و یمیت، فامنواْ باللہِ ورسولہِ النّبییّ الامیّ الّذی یومن باللہ و کلمتۃ و اتّبعوہ لعلّکم تھتدون۔(۳)

ترجمہ: کہو اے لوگو۔ بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف جسکی حکومت ہے، آسمانوں اور زمینوں میں، وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے، پس ایمان لاو اللہ پر اور اسکے امی رسول پر جو ایمان رکھتا ہے اللہ اور اسکے کلمات پر اور اسکی پیروی کرو، تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

نبی اکرم ﷺ کا رہن سہن و طریقہ کار رہتی دنیا تک انسانیت کیلئے رہبر ہے اور آپ ﷺ کی تعلیمات زندگی کے ہر پہلو، ہر گوشے کو چھوتی ہیں، گویا یہ تعلیمات، اخلاقیات پر ہوں یا سیاسیات، معاشی طرزِ عمل سے متعلق ہوں یا دفاع، صحت عامہ ہو، یا انتظامی معاملات یا دیگر معاملات، آپ ﷺ کی سیرت طیبہ عہدِ حاضر میں اتنی ہی متعلق و کارگر ہے جتنی کہ خود نبی کے دور میں تھی۔ آپ ﷺ نے انسانیت کو نفسیاتی و قانونی رہنمائی بھی فرمائی، آپکی تعلیمات صرف مردوں تک محدود نہیں، عورتوں، بچوں بلکہ غلاموں تک کیلئے آگاہی کا دروازہ کھولا۔ حدیث اور سیرت کی کتابیں ایسے کئی واقعات اور معقولات سے بھری ہیں جو آپ ﷺ کی کثیر الابعاد تعلیمات کو ظاہر کرتی ہے۔

رہبرِ اخلاقیات

آپ ﷺ نے بہترین اخلاقی تربیت اور تمام اخلاقی خرابیوں کی اصلاح کیلئے ایک مکمل اور جامع تصور یوں پیش کیا کہ اپنی پیغمبری کا مقصد ہی یہ بتایا کہ ہمیں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کروں"۔(۴)

اسکا مطلب آپ ﷺ کی پیغمبری کا مقصد اچھے اخلاق کی ترویج تھا۔اخلاقیات کے معلم ورہبر کے طور پر سب سے پہلے خود آپ ﷺ کی ذات بلند و بالا اخلاق کا عملی نمونہ ہے۔قرآن مجید میں اسکی گواہی موجود ہے۔

اور حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے:

و انکَ لعلیٰ خلقٍ عظیمٍ۔(۵)

کسی بھی مسلم کے نامہ اعمال میں سب سے بھاری چیز اسکا اچھا اخلاق شمار کیا جائے گا۔(۶)

"تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جسکا اخلاق بلند ہے،اور میں تم سب میں بہترین اخلاق رکھتا ہوں"(۷)

آپ ﷺ کی اخلاقی تعلیمات کا مقصد خدا کی رضا حاصل کرنا ہے۔عائلی زندگی کا آغاز میاں،بیوی کے تعلقات سے ہوتا ہے، لہذا آپ ﷺ نے مرد و عورت کی ذمہ داریاں و فرائض الگ الگ بیان کئے،اسکے ساتھ ہی والدین اور بچوں کی ذمہ داریاں بھی بیان کیں،تاکہ عائلی زندگی جو کسی بھی انسان کے لیے بنیادی ادارہ کی حیثیت رکھتا ہے،عمدہ اخلاق کی مثال ہو۔آپ ﷺ نے خصوصاً اس بات پر زور دیا کہ خاوند کو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک رواں رکھنا چاہیے،حضرت معاویہؓ نے ایک بار آپ ﷺ سے بیویوں کے حقوق کی بابت پوچھا،فرمایا:

"انھیں وہی کھلاو،جو خود کھاو،وہی پہناو جو خود پہنو،انھیں سزا نہ دو،انکی ہتک نہ کرو"(۸)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سب سے اچھا وہ ہے جسکا اپنے خاندان کے ساتھ اچھا برتاو ہے اور،میں تم سب میں اپنے خاندان سے بہترین سلوک رکھتا ہوں"(۹)

اسی طرح خواتین کو حکم دیا کے اپنے خاوند کی وفادار رہیں،حضرت ام سلمیٰؓ سے بیان ہے:

کوئی عورت اس حال میں وفات پائے کہ اسکا خاوند اس سے راضی ہو،وہ جنت میں جائے گی"(۱۰)

مزید فرمایا:

بہترین بیوی وہ ہے جسکا خاوند اسکو دیکھ کر خوشی محسوس کرے۔(۱۱)

آپ ﷺ نے بچے کی پیدائش کے ساتھ ہی اسکے کان میں اذان، پھر اسکا اسلامی نام رکھنے اور پھر اسکا عقیقہ کرنے کا حکم دیا، نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات پر مبنی اخلاقی قوانین نئی نسل کی تربیت کیلئے بنیادی ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ایک متوازن خاندان ہی متوازن معاشرہ کی بنیاد ہے اور یہی متوازن معاشرہ فلاحی ریاست کی بنیاد ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

اپنے بچوں کی عزت کرو اور انھیں اچھے طور طریقے سکھاؤ۔(۱۲)

بچوں کو تحائف دیتے وقت انصاف قائم رکھو۔(۱۳)

"جس شخص نے اپنی تین بیٹیوں کی اچھی تعلیم و تربیت کی، انکے ساتھ اچھا برتاؤ رکھا اور اچھی طرح شادی کر دی، وہ جنتی ہے"(۱۴)

معاشرتی رہبر و رہنما

افراد سے مل کر خاندان بنتے ہیں اور خاندان سے معاشرہ، نبی اکرم ﷺ کی مذہبی اور اخلاقی تعلیمات ایک مثالی انسان تیار کرتی ہیں، یہی مثالی انسان جب اکھٹے ہوتے ہیں تو خاندان اور پھر مسلم معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ایک اخلاقی رہنما کے طور پر آپ ﷺ نے تمام معاشرتی طبقوں کی اخلاقی و روحانی ذمہ داریاں تقسیم کی ہیں آپ ﷺ نے رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنے کا حکم دیا اور فرمایا۔

رشتہ دار سے تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔(۱۵)

بہترین تعلق دار اسے ہی شمار کیا جائے گا جو تعلق توڑنے والوں سے بھی اچھا سلوک رواں رکھے۔(۱۶)

"جو شخص اپنے رشتہ داروں سے اچھا برتاو رکھتا ہے اپنی عمر اور کمائی میں برکت پاتا ہے"۔(۱۷)

آپ ﷺ نے ایک عمدہ معاشرتی انقلاب کیلئے دس نکات پر زور دیا ہے۔

دوسروں سے حسد نہ کرو، باہمی مخالفت میں لوگوں کو اکسانے کا کام نہ کرو، آپس میں بغض و عداوت نہ رکھو، آپس میں قطع تعلق نہ کرو، کسی دوسرے کے طے شدہ سودے پر اپنا سودا طے نہ کرو، کسی دوسرے کے بھیجے گئے

شادی کے پروپوزل پر اپنا پروپوزل نہیں بھیجو، ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، ایک دوسرے کی توہین نہ کرو، مشکل میں ایک دوسرے کو بے یارومددگار نہ چھوڑو، ہر مسلم کا خون، جائیداد اور عزت دوسرے مسلم پر حرام ہے۔

طبری میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے سب سے زیادہ زور اپنی زبان کی حفاظت پر دیا اور اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں سے اچھا برتاؤ رکھنے پر زور دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ "حضرت جبرائیل نے پڑوسیوں کے حقوق پر اتنا زور دیا کہ مجھے شک ہونے لگا کہ انھیں جائیداد میں بھی حصّہ دار نہ بنا لیا جائے۔(۱۸)

اگر ہم جائز اور مقدس کمائی کی بات کریں تو اسلام میں زکوۃ کی ادائیگی اور سود کی ممانعت مضبوط معشیت کے دو بڑے ہتھیار ہیں، لہذا بلواسطہ معشیت کو اسلام کا ستون قرار دیا جا سکتا ہے۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"رزق حلال عین عبادت ہے"(۱۹)

"آپ ﷺ نے محنت کی کمائی پر زور دیا، ملک و مملوک کی ذمہ داریاں تقسیم کیں، صنعت و حرفت کی حوصلہ افزائی کی آپ ﷺ سے بہترین کمائی کے بابت پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے تجارت کو بہترین ذریعہ کمائی قرار دیا"(۲۰)

انسانیت کا سخت ترین استحصال سود اور اخلاقیات و روحانیت کی تباہی کا سب سے بڑا ذریعہ شراب و جوا ہے۔ آپ ﷺ نے سود، شراب، بدکاری کو مکمل طور پر غیر شریعی و غیر قانونی قرار دیا۔ انھوں نے مارکیٹنگ کے سنہری اصول بیان کئے، طے شدہ سودے کے اوپر دوسرا سودا طے کرنے کی ممانعت، جس سے خریدی جائیں اسی کو اشیاء کی فروخت سے ممانعت، کسی چیز کی مکمل ملکیت حاصل کئے بغیر اسکی فروخت سے ممانعت کر کے مارکیٹنگ کے شاہانہ احکام جاری کئے جو رہتی دنیا تک جائز اور خوبصورت کمائی کا ذریعہ بھی بنے رہیں گے اور معاشی خوشحالی کا راز آج بھی ان چند سنہری اصولوں میں مقید ہے۔ آج مسلم امہ جس معاشی کشمکش کا شکار نظر آرہی ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ اپنے پاس ایک عظیم ماہرِ معاشیات ہوتے ہوئے بھی، بجائے دنیا کو اپنا معاشی نظریہ فراہم کرنے کے، ہم بھی کیپیٹلزم اور سوشلزم کے جالوں میں الجھ گئے اور ایسے الجھے کہ اب باہر نکلنے کا راستہ نہیں مل رہا، اور وہ راستہ صرف تعلیماتِ نبوی میں تلاش کیا جا سکتا ہے۔ تقسیم و گردشِ دولت کا اصول سرورِ کائنات ﷺ کے ہر حکم میں نظر آتا ہے، جسکا

مطلب یہ کہ دولت صرف مالداروں میں نہ گھومتی رہے، اور مالداروں سے لئے محصول سے حکومت اپنی رعایا میں سے جملہ غریب و مسکین افراد کو روٹی مہیا کرنا اپنا فرض سمجھے۔

رہبرورہنمائے جنگ

جنگ انسانی تاریخ کا حصہ ہے لہذا اس اہم مضمون کو یکسر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، لیکن رہبرِ کائنات نے جنگی تعلیمات کا آغاز، جنگ کی نفی کرتے ہوئے کیا، انھوں نے تمام جنگیں دفاع میں لڑیں اور صرف دفاع، مذہب کے بچاو، ظلم کی روک تھام اور قیامِ امن کیلئے ہی ہتھیار اٹھانے کی اجازت دی۔ جبکہ اپنی بڑائی کیلئے، دولت کی ہوس میں، بدلہ کی آگ بجھانے اور تباہی کیلئے کی گئی ہر جنگ کی نفی کی۔

"صرف اس شخص کی جنگ جہاد فی سبیل اللہ ہے جو دین اللہ کی بڑائی کیلئے لڑتا ہے" (۲۱)

اپنی جنگی تعلیمات کے دوران آپ نے برملا عورتوں، بچوں، بوڑھوں، معذوروں، بیماروں اور ان لوگوں سے جو امن کے دائرے میں رہنا چاہتے ہیں، الجھنے سے منع کیا صرف میدانِ جنگ میں موجود لوگوں سے لڑنے کی اجازت دی، اور عبادت گاہوں کی مسماری، فصلوں کی تباہی اور آگ لگانے، ان تمام چیزوں کے لئے سزائیں مقرر کیں۔ آپ نے لیڈر کے لئے سچائی، فرمانبرداری، ڈسپلن، ایفائے عہد، قیدیوں کی عزت، فارم و فیلڈ کی حفاظت کا حکم دیا۔ اس عظیم رہنما کی جنگی تعلیمات آج بھی مرعوب و روشن ہیں اور روزِ قیامت تک انسان کی رہنمائی کیلئے کافی ہیں۔

رہبرِ نفسیات

انسان نفسیات احساسات کا مجموعہ ہے، لہذا نبی اکرم ﷺ نے انسان کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرتے ہوئے اس اہم موضوع کو بھی نظر انداز نہیں کیا، انسانی نفسیات کے بہت سے پہلو ہوتے ہیں لیکن آپ ﷺ نے راحت و تکلیف دونوں صورتوں میں متوازن نفسیاتی رجحانات کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے غرور و لالچ سے منع فرمایا، یہ نفسانی ہوس کو روکے رکھنے کا یک کارگر ہتھیار، آسودگی اور خوشحالی میں خدا کا شکر گزار رہنے کی تلقین کی، غم اور تکلیف میں اپنے خدا کو یاد رکھنے کی ہدایت کی۔ بے صبری۔ ہر وقت کی شکایات، شور شرابے اور چیخنے چلانے سے منع فرمایا۔ خود پر کنٹرول اور مایوسیوں سے باہر نکلنے کیلئے توکل علی اللہ پر زور دیا جو انسانی نفسیات کیلئے بے حد کارگر ذریعہ ہے۔

وہ ہم میں سے نہیں جو غم میں اپنا منہ نوچے، آنسو بہائے اور جاہلوں کی طرح شور و شرابہ کرے۔(۲۲)

"آپ ﷺ نے ان خواتین کی لعنت و ملامت کی جو نوحہ کرتی اور سنتی ہیں" (۲۳)

آپ ﷺ اکثر لوگوں کی نفسیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے انکے سوالات کے جواب دیا کرتے۔ مثلاً کوئی بزدل اگر پوچھتا کہ مجھے کوئی اچھا کام کرنے کے لئے بتائیں تو آپ کہتے جہاد فی سبیل اللہ کرو، یہی سوال کسی سست انسان نے کیا تو فرمایا، نماز پر قائم ودائم رہو اور کسی کنجوس شخص کو ہدایت کی ہو تو فرمایا، غریبوں کو کھانا کھلاو۔

الغرض آپ اس ہستی کو مکمل ماہرِ نفسیات یا نفسیات دان قرار دے سکتے ہیں جو نہ صرف اپنے ارد گرد موجود لوگوں کی مکمل نفسیات سمجھتے بلکہ آنے والی صدیوں میں افراد کی ذہنی و نفسیاتی رجحانات کس قسم کے ہونگے، اس بات کو بھی مد نظر رکھتے ہوئے اپنی تعلیمات جاری کیں۔ انکی تمام نیک تعلیمات کسی فرد واحد سے لے کر سوسائٹی تک کیلئے رہنمائی ہیں۔

رہبرِ انتظام

کسی بھی سوسائٹی میں انتظامی معاملات احسن طریقے سے، انصاف اور برابری کی بنیاد پر چلانا یقیناً ایک مشکل کام ہے۔ جس میں ہر شہری کی حفاظت، تمام قانونی ذمہ داریاں نبھانا، بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی، قانون کی بالادستی، تمام مجرموں اور معاشرے کو تباہ کرنے والی سرگرمیوں کا خاتمہ، ان تمام چیزوں کے لئے ایک منتظم کو سب سے پہلے ان مسائل کو حل کرنا ہوتا ہے جو اس طرح کی سرگرمیوں کو جنم دیتے ہیں۔ قانون توڑنے والوں کو اس عمل سے روکے رکھنا اور معاشرے کو مستقیم رکھنا، انتہائی مشکل عمل ہے جس کیلئے انتظامی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔

بحیثیت منتظم، ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک ایسے ملک میں پیدا ہوئے، جہاں صحیح معنوں میں کوئی مملکت قائم ہی نہ ہوئی تھی، اسکے باوجود آپ ﷺ نے جو دستورِ مملکت مرتب اور جو نظامِ حکمرانی قائم کیا، اس پر عمل، دنیا کی اس عظیم الشان مملکت کیلئے نہ صرف ہر طرح کارآمد ثابت ہوا، بلکہ جب تک مسلمان اس پر عمل درآمد رہے وہ دنیا کی مہذب ترین حکومت کہلائی۔

آپ ﷺ نے اس سلسلے میں چند نکات بیان کئے:

تمام انتظامی اسامیاں قابلیت کی بنیاد پر تقسیم ہونی چاہئیں۔(۲۴)

تمام انتظامی نمائندے اپنے کام کیلئے ذمہ دار و جواب دہ ہونگے۔(۲۵)

تمام لوگوں کو انکی محنت اور کام کے مطابق تنخواہیں ادا کی جائیں۔(۲۶)
انکی اصل ذمہ داری پبلک ڈیلینگ ہے۔لہذا وہ عوام سے ملیں، سنیں اور انکے مسائل حل کریں۔(۲۷)
تمام علاقائی، لسانی اور نسلی تعصبات سے بالاتر ہو کر اپنے فرائض نبھائیں۔(۲۸)

آپ ﷺ نے انتظامی معاملات چلانے کے لئے تعینات اعلیٰ عہدیداروں کی ٹریننگ پر زور دیا، خود آپ ﷺ کی عملی زندگی سے آپ کی عمدہ انتظامی صلاحیتیں عیاں ہیں۔ نبوت سے قبل مکی دور میں، حجرِ اسود کا واقعہ، نبوت کے بعد قریبی ریاستوں سے تعلقات، ہجرت کے بعد میثاقِ مدینہ کا واقعہ، مہاجرین وانصار میں بھائی چارہ قائم رکھنے کا ذریعہ اور پہلا تحریر نامہ جو اسلامی ریاست کی مضبوطی کا باعث بنا۔ یہ تمام اعمال آپ ﷺ کی مضبوط شخصیت اور بہترین منتظم کو ظاہر کرتے ہیں۔ اسلامی ریاست کے قیام کے وقت ہی، اندرونی معاملات سنبھالنے کے ساتھ، بیرونی معاملات (فارن افئیر) مصر، شام، ایران اور دیگر ممالک کے ساتھ تحریری روابط قائم کئے۔ ملک حبش کے ساتھ سفارت کاری، کئی سو بیرونی گروپس کے ساتھ معاملات طے کئے، ایگریمنٹ کئے، یہ سب آپ ﷺ کی بہترین انتظامی صلاحیتوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

آپ ﷺ کی قائم کردہ اسلامی ریاست کا پہلا سیکریٹریٹ مسجد نبی کو بنایا گیا اور حضرت علی، محمد بن مسلم، اسامہ بن ثابت اور قیس بن سعد جیسے نامور اور بلند ہمت صحابہ کو اسکے انتظامی معاملات چلانے کیلئے اعلی عہدوں پر فائز کیا۔ سیرۃ النبی کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد ان طریقہ ہائے کار کو اپناتے ہوئے آج بھی ہم منتظم معاشرہ کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔

رہبر قانون

کسی بھی معاشرے کو بہترین معاشرے میں بدلنے کے لئے اولین شرط قانون کی حکمرانی و مضبوطی ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی ریاست میں قانون کی بالادستی قائم کر کہ دکھائی اور انصاف، برابری اور آزادی کی بنیاد پر قانون کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ کی قانونی تعلیم کے چند اہم نکات یہ ہیں، آپ نے کسی تاریخی تجربے اور انسانی ذہن کے بجائے تمام قوانین کا مجموعہ خدا کی ذات کو قرار دیا جو کہ تمام عیوب سے پاک ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے پہلے ہر قانون کو خود اپنایا اور پھر اسے ایک نمونہ دینے کے بعد دوسروں کو دعوت دی قانون شکنی کی صورت میں نہ صرف اس دنیا کی سزا بلکہ آخرت جو ابھی آنکھوں سے اوجھل ہے اس میں بھی سزا کا

خوف دلایا گویا آپ ﷺ نے قانون واخلاق کی اپنی تعریف بیان کرنے کے بجائے قانونِ واحد کا نظریہ پیش کیا، آپکی حیات میں بحثیت منتظمِ ریاست کئے گئے درست اور مبنی بر انصاف فیصلے، آپکو بہترین جج ثابت کرتے ہیں اور آج بھی ہمارے لئے رہنما ور رہبر ہیں کہ ہم بحیثیت مسلم قوم اگر صرف پیغمبرِ اسلام کی انتظامی و قانونی خوبیوں کو مدِ نظر رکھ کر اپنا نظامِ حکومت چلانا چاہیں تو اس دنیا میں کبھی بھی پیچھے نہ رہیں۔

رہبرِ صحت

بنیادی ذاتی اور اجتماعی معاملاتِ زندگی سے، قومی یا بین االاقوامی سطح پر سیرتِ نبی ہمارے لئے رہنما ہے، حدیث کی کتب اور سیرت کے ابوب میں اتنا واضح اور مفصل حیات نبی کو بیان کیا گیا ہے جسے سامنے رکھتے ہوئے ایک بالکل غیر جانبدار انسان آپ ﷺ کو انسانیت کا لیڈر قرار دے سکتا ہے، انسانی زندگی گزارنے کیلئے جن عوامل پر توجہ ضرورری ہے ان میں سے کسی کو بھی آپ ﷺ نے نظر انداز نہیں کیا، سو یہی معاملہ انسانی صحت کے بابت ہے۔ طبِ نبوی کے عنوان سے حدیث کا مجموعہ موجود ہے، بیماریوں سے بچاؤ اور صحت مند زندگی کیلئے آپ ﷺ نے چند نکات بیان کئے ہیں۔

حضرت امِ قیس کو حکم دیا کہ کھانسی کے وقت بچوں کے گلے نہ دبائیں، حضرت عائشہؓ کو ہدایت کی کہ بخار کے علاج کیلئے ٹھنڈے پانی کا استعمال کریں، آپ نے دانت صاف کرنے اور دن میں پانچ بار اچھی طرح منہ ہاتھ دھونے کی ہدایت جاری کی، چھینکتے وقت اپنا منہ ڈھانپنے کی ہدایت کی، آپ نے چیچک، کالی کھانسی، ملیریا اور سانس کے دیگر امراض میں مبتلا لوگوں کو دوسرے افراد سے فاصلے میں رہنے کی ہدایت کی۔

آپ ﷺ نے فرمایا "قدرت نے ہر بیماری کیلئے علاج رکھا ہے۔(۲۹)

آپ ﷺ کا یہ قول ہمارے لئے میڈیسن کے ڈیپارٹمنٹ میں ریسرچ کے لئے غیر محدود دروازے کھولتا ہے۔ آپ نے یہ سنہرا اصول پیش کیا کہ جب بیماری کی نوعیت اور دوائی کے اثر میں مطابقت پیدا ہو جائے، تب اللہ کی مہربانی سے بہتری کی امید کی جاسکتی ہے۔

آپ نے ڈاکٹروں کو خاص طور پر ہدایت کی کہ پہلے خود اپنی فیلڈ میں ماہر ہو جائیں اسکے بعد دوسروں کا علاج کریں۔ میڈیسن میں مہارت حاصل کئے بغیر علاج کرنے والے کو انھوں نے نقصان کا ذمہ دار قرار دیا۔ گردے میں سوجن کیلئے آپ نے شہد ملا گرم پانی تجویز کیا۔

رہبرِ خواتین

نبی اکرم ﷺ نے نہ صرف مرد بلکہ اسکے ساتھ ہی عورت کی تعلیم و تربیت پر مکمل توجہ دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

علم حاصل کرنا ہر مسلم عورت و مرد پر فرض ہے۔(۳۰)

آپکی احادیث میں حصولِ علم کیلئے مرد و عورت کی کوئی تفریق نہیں، بلکہ آپ ﷺ نے مسلم عورت کی تربیت و تعلیم کے لئے ایک دن مخصوص کر رکھا تھا اور خواتین بحثیتِ معلم آپ سے کوئی سوال کرنے میں جھجک محسوس نہ کرتی تھیں۔ حضرت عائشہ کا فرمان ہے۔

انصار کی خواتین بہت شائستہ ہیں، وہ دین کا علم سیکھنے میں کسی قسم کی جھجک محسوس نہیں کرتیں۔(۳۱)

نبی اکرم ﷺ نے شفاء بنت عبداللہ کو ہدایت کی آیات سے بھڑ کے کاٹنے کا علاج حضرت حفصہ کو سکھائیں، جو پہلے انکو خوشخطی کا علم سکھا چکی تھیں۔ عید اور جمعہ کے خطبہ میں آپ ﷺ اپنے خطبات میں پہلے مردوں اور پھر خواتین کیلئے ہدایات جاری کرتے۔

مسجدِ نبی تمام تعلیمی سرگرمیوں کا مرکز تھی، خواتین وہاں جاتیں، اور سیکھتیں۔

حدیثِ نبی ہے کہ: "جو شخص دو لڑکیوں کی اچھی پرورش و تربیت کر لے وہ جنت میں نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوگا"(۳۲)

نبی اکرم ﷺ کے خواتین کی تعلیم پر توجہ دینے کا مطلب کوئی معاشرہ خواتین کی تعلیم کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا، نبی اکرم ﷺ کے عطا کردہ شعور کے باعث مسلم خواتین ان تمام زیادتیوں کے خلاف بے خوف اور مکمل اعتماد سے اٹھ کھڑی ہوئیں جنکا ماضی میں انکو سامنا کرنا پڑا تھا۔ یہ حضرت خولہ بنت ثعالبہ کے واقعہ سے عیاں ہوتا ہے جب انکے خاوند اوس بن ثابت بن الناصری نے انھیں اپنی والدہ سے تشبیہ دی (ظہار) تو وہ آپ ﷺ کے پاس اسکے فتویٰ کیلئے پہنچ گئیں۔

ان ایک لاکھ پچیس ہزار صحابہ کرام میں مرد و خواتین دونوں ہی شامل ہیں، جنھوں نے آپ ﷺ کے طریقہ تعلیم سے استفادہ کیا، امّ المومنین حضرت عائشہؓ نے آٹھ سال اور پانچ ماہ آپ ﷺ کے زیرِ تربیت گزارے، آپ ﷺ کی وفات کے وقت انکی عمر آٹھارہ سال تھی، آپؓ نے 2210 احادیث بیان کیں، آپکو

شریعت کا گہرا علم حاصل تھا۔ علم الفقہ اور فصاحت و بلاغت میں آپکا علم مثالی تھا، آپ نے فتوی دینے کا کام بھی کیا، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ ریاستی معاملات چلانے کیلئے آپ سے ہدایات لیتے رہتے تھے۔ آپؓ کو تفسیر، فقہ، ادب، اور علم الانصاب پر عبور حاصل تھا، آپکی بیان کردہ تفسیر اور فقہ اسلامی ادب کا ایک بڑا خزانہ ہے۔

ماحصل

قرآنِ حکیم تمام بنی نوع انسان کیلئے ایک مکمل کتابِ ہدایت ہے اور حیاتِ نبی اکرم ﷺ اسکی عملی تفسیر، مذکورہ مقالہ میں آپ ﷺ کی زندگی کے مختلف عملی پہلو سامنے رکھتے ہوئے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ نہ صرف وقت محدود بلکہ نبی اکرم ﷺ کا رہن سہن و طریقہ کار رہتی دنیا تک انسایت کیلئے رہبر ہے اور آپ ﷺ کی تعلیمات زندگی کے ہر پہلو، ہر گوشے کو چھوتی ہیں، گویا یہ تعلیمات، اخلاقیات پر ہوں یا سیاسیات، معاشی طرزِ عمل سے متعلق ہوں یا دفاع، صحت عامہ ہو، یا انتظامی معملات یا دگر معاملات، آپ ﷺ کی سیرت طیبہ عہدِ حاضر میں اتنی ہی متعلق و کار گر ہے جتنی کہ خود نبی کے دور میں تھی۔ آپ ﷺ نے انسانیت کو نفسیاتی و قانونی رہنمائی بھی فرمائی، آپکی تعلیمات صرف مردوں تک محدود نہیں رہی، عورتوں، بچوں بلکہ غلاموں تک کیلئے آگاہی کا دروازہ کھولا۔ حدیث اور سیرت کی کتابیں ایسے کئی واقعات اور معقولات سے بھری ہیں جو آپ ﷺ کی کثیر الابعاد تعلیمات کو ظاہر کرتی ہیں۔

گویا علم ہی اس دنیا کی روشنی ہے اور اسوہ حسنہ یہ روشنی حاصل کرنے کا واحد اداراتی ذریعہ ہے، جس شاندار ادارے سے راہنمائی لیتے ہوئے ہر کس و ناکس اپنی زندگی سنوار سکتا ہے۔

حوالہ جات

1) القرآن۔42:8
2) القرآن۔21:33
3) القرآن۔158:7
4) علامہ علاوالدین، علی متقی، کنزلاعمال فی سنن الاقوال والافعال،16/3
5) القرآن۔68:4
6) امام الحافظ ،ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابوداؤد، کتاب الاداب،501:3
7) امام ابوعیسیٰ، محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، حسنالاخلاق،723/1
8) امام عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری، صحیح بخاری۔کتاب الاداب،336/3
9) ابوداؤد، کتاب ا لنکاح،132/2
10) ترمذی،ابواب الرضا۔46/1
11) امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی، سنن نسائی، کتاب ا لنکاح،27/2
12) بخاری، کتاب العقیقہ،176/3
13) حافظ ابوعبداللہ محمد بن یزید،ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الاداب،258/3
14) ابوداؤد، کتاب الاداب،613/3
15) ترمذی،ابواب البر،297/1
16) مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب البر والصالح،778/3
17) حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، طبرانی، المعجم الکبیر، مکتبۃ احمد تیمیہ، ص217
18) مسلم، کتاب الایمان، 1/ 40
19) مشکوۃ، کتاب البیان**37/2**
20) طبرانی، معجم الطبرانی، ص180
21) امام ولی االدین محمد بن عبداللہ القطب العمری، مشکوۃ، کتاب البیوع،2/2
22) بخاری، کتاب الایمان،48/1
23) ایضاً
24) مسلم، کتاب الایمان،152/1

25) ابوداؤد، کتاب الجنائز، 784/1
26) مسلم، کتاب الامارہ، 134/3
27) ابوداؤد، کتاب القضاء، 375/3
28) ابوداؤد، کتاب الدعات، 375/3
29) محمد خالق علوی، انسان کامل، الفیصل ناشران بک سیلر، ص 447
30) بخاری، کتاب الطب، 229/3
31) مشکوۃ، کتاب الطب، 28/2
32) بخاری، کتاب العلم، 41/1